ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY

USMAN NOTES
www.usmannotes.com

Name:

Registration No.:

Course Code: 454

Program:

Semester: Autumn 2026

ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY, ISLAMABAD

Course: Television Broadcasting (454) • Level: B.A. / Associate Degree

Semester: Autumn 2026

Assignment No. 1 (Units 1- 4)

Total Marks: 100 • Passing Marks (BA): 50 • Passing Marks (AD): 50

SOLVED ASSIGNMENT GUIDE

(For Study & Reference)

Note: This guide is prepared for study and reference purposes. Students are advised to read the relevant units of the course book, understand the concepts, and then write the assignment in their own words.

نوٹ: یہ حل شدہ گائیڈ صرف مطالعے اور حوالے کے لیے تیار کی گئی ہے۔ طلبہ سے گزارش ہے کہ کورس کی کتاب کے متعلقہ یونٹس پڑھ کر خود اچھی طرح سمجھیں اور پھر امتحانی مشق اپنی زبان اور اپنے الفاظ میں تحریر کریں، کیونکہ دوسرے طالب علم کی تحریر بعینہٖ نقل کرنا یونیورسٹی کی "Plagiarism" پالیسی کے تحت سزا کا باعث بن سکتا ہے۔

سوال نمبر 1: ٹیلی ویژن کا ارتقاء اور مستقبل (20 نمبر)

سوال نمبر 1: ٹیلی ویژن کے ارتقاء پر مختصر نوٹ لکھیں نیز موجودہ دور میں ٹیکنالوجی کے تناظر میں آپ ٹیلی ویژن کے مستقبل کو کیسے دیکھتے ہیں؟ بحث کریں۔ (20)

تعارف

ٹیلی ویژن بیسویں صدی کی سب سے بااثر ایجادات میں سے ایک ہے۔ لفظ "ٹیلی ویژن" یونانی لفظ "ٹیلی" یعنی دور اور لاطینی لفظ "ویژن" یعنی دیکھنا سے مل کر بنا ہے، جس کے معنی ہیں دور سے دیکھنا۔ یہ ایسا ذریعہ ابلاغ ہے جو حرکت کرتی ہوئی تصویر اور آواز کو بیک وقت دور دراز تک پہنچاتا ہے۔ ریڈیو نے صرف آواز پہنچائی تھی، اخبار نے صرف لکھی

ہوئی خبر دی تھی، مگر ٹیلی ویژن نے دیکھنے اور سننے دونوں حِسوں کو بیک وقت متاثر کیا، اسی لیے اسے سب سے طاقتور اور مقبول ذریعہ ابلاغ قرار دیا جاتا ہے۔ ٹیلی ویژن کا ارتقاء ایک دن میں مکمل نہیں ہوا بلکہ یہ کئی سائنس دانوں کی دہائیوں پر پھیلی محنت، تجربات اور تکنیکی ترقی کا نتیجہ ہے۔ اس جواب میں پہلے ٹیلی ویژن کے ارتقائی مراحل بیان کیے جائیں گے اور پھر موجودہ ٹیکنالوجی کے تناظر میں اس کے مستقبل پر بحث کی جائے گی۔

ٹیلی ویژن کا ارتقاء: ابتدائی تجربات

ٹیلی ویژن کی بنیاد انیسویں صدی کے آخر میں رکھی گئی۔ 1884ء میں جرمن سائنس دان پال نپکو نے ایک گھومتی ہوئی ڈسک ایجاد کی جسے "نپکو ڈسک" کہا جاتا ہے۔ اس ڈسک میں سوراخوں کی مدد سے تصویر کو لکیروں میں تقسیم کر کے برقی سگنلز میں بدلا جا سکتا تھا۔ یہ ایجاد مکینیکل ٹیلی ویژن کی بنیاد بنی۔ اس کے بعد مختلف سائنس دانوں نے اس سمت میں کام جاری رکھا۔ 1920ء کی دہائی میں سکاٹ لینڈ کے جان لوجی بیئرڈ نے مکینیکل نظام کے ذریعے حرکت کرتی تصاویر منتقل کرنے کا کامیاب مظاہرہ کیا اور 1928ء میں انہوں نے لندن سے نیویارک تک ٹیلی ویژن سگنل بھیج کر ایک نیا سنگ میل عبور کیا۔ اسی دور میں روس نژاد امریکی سائنس دان ولادیمیر زورکن نے "آئیکونوسکوپ" نامی کیمرہ ٹیوب ایجاد کی جبکہ امریکہ کے نوجوان موجد فیلو فارنزورتھ نے الیکٹرانک اسکیننگ کا نظام تیار کیا۔ ان ایجادات نے مکینیکل نظام کی جگہ الیکٹرانک ٹیلی ویژن کی راہ ہموار کر دی، جو زیادہ واضح، تیز اور قابل اعتماد تھا۔

1930ء کی دہائی میں ٹیلی ویژن باقاعدہ نشریات کے مرحلے میں داخل ہوا۔ 1936ء میں برطانیہ کے نشریاتی ادارے بی بی سی نے دنیا کی پہلی باقاعدہ ہائی ڈیفینیشن ٹیلی ویژن سروس کا آغاز کیا، جسے ٹیلی ویژن نشریات کی تاریخ کا باقاعدہ آغاز سمجھا جاتا ہے۔ 1939ء میں نیویارک کے عالمی میلے میں امریکی کمپنی آر سی اے نے ٹیلی ویژن کا عوامی مظاہرہ کیا اور صدر روزویلٹ کی تقریر نشر ہوئی، جو کسی امریکی صدر کی پہلی ٹیلی ویژن پیشی تھی۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران ٹیلی ویژن کی ترقی سست پڑ گئی، کیونکہ سائنسی وسائل جنگی مقاصد پر صرف ہو رہے تھے، مگر جنگ کے خاتمے کے بعد یہ ذریعہ تیزی سے پھیلا۔ 1950ء کی دہائی کو ٹیلی ویژن کا سنہری دور کہا جاتا ہے؛ امریکہ اور یورپ کے گھروں میں ٹی وی سیٹ عام ہو گیا، خبروں، ڈراموں، کھیلوں اور تفریحی پروگراموں نے معاشرے کی زندگی بدل کر رکھ دی۔

رنگین ٹیلی ویژن اور نشریاتی توسیع

ابتدائی ٹیلی ویژن سیاہ و سفید تھا۔ رنگین نشریات کے تجربات 1940ء کی دہائی سے جاری تھے، مگر 1953ء میں امریکہ میں این ٹی ایس سی نظام کے تحت رنگین ٹیلی ویژن کو باقاعدہ منظوری ملی اور رفتہ رفتہ رنگین سیٹ عام ہو گئے۔ یورپ میں پال اور سیکام جیسے نظام رائج ہوئے۔ رنگین تصویر نے ٹیلی ویژن کی کشش میں بے پناہ اضافہ کیا؛ کھیلوں کے مقابلے، فلمیں اور ڈرامے پہلے سے زیادہ جاندار اور حقیقت کے قریب محسوس ہونے لگے۔ اسی دور میں ویڈیو ٹیپ ریکارڈر کی ایجاد نے پروگراموں کی ریکارڈنگ، محفوظ کرنے اور دوبارہ نشر کرنے کو ممکن بنایا، جس سے براہ راست نشریات کی حد بندی ختم ہو گئی اور پروڈکشن کے معیار میں بہتری آئی۔

پاکستان میں ٹیلی ویژن کا آغاز 26 نومبر 1964ء کو لاہور سے ہوا، جب پاکستان ٹیلی ویژن نے تجرباتی نشریات شروع کیں۔ اس وقت یہ خطے کے چند اولین ٹیلی ویژن اداروں میں سے تھا۔ ابتدا میں نشریات چند گھنٹوں تک محدود اور سیاہ و سفید تھیں؛ بعد میں کراچی، راولپنڈی اسلام آباد، پشاور اور کوئٹہ میں مراکز قائم ہوئے اور 1970ء کی دہائی کے اواخر میں رنگین نشریات کا آغاز ہوا۔ پی ٹی وی طویل عرصے تک ملک کا واحد ٹیلی ویژن ادارہ رہا اور اس کے ڈراموں، خبروں اور تعلیمی پروگراموں نے قومی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کیے۔

کیبل، سیٹلائٹ اور ڈیجیٹل دور

1980ء اور 1990ء کی دہائیوں میں ٹیلی ویژن نے دو بڑی چھلانگیں لگائیں۔ پہلی کیبل ٹیلی ویژن تھی، جس کے ذریعے درجنوں چینلز ایک ہی تار کے ذریعے گھروں تک پہنچنے لگے اور ناظرین کی پسند کا دائرہ چند چینلز سے بڑھ کر بے شمار موضوعات تک پھیل گیا؛ خبروں، کھیلوں، موسیقی اور فلموں کے الگ الگ خصوصی چینلز وجود میں آئے۔ دوسری چھلانگ سیٹلائٹ نشریات تھی، جس نے زمینی سرحدوں کی قید ختم کر دی؛ ایک ہی پروگرام بیک وقت کئی براعظموں میں دیکھا جانے لگا اور براہ راست عالمی نشریات، مثلاً کھیلوں کے عالمی مقابلے اور جنگوں کی براہ راست رپورٹنگ، عام ہو گئی۔ پاکستان میں بھی اسی دور میں نجی چینلز کا دور شروع ہوا اور ابلاغی منظر نامہ یکسر بدل گیا۔

اکیسویں صدی کے آغاز میں ٹیلی ویژن اینالاگ سے ڈیجیٹل ہو گیا۔ ڈیجیٹل نشریات میں تصویر اور آواز کی کوالٹی بہتر ہوئی، ایک ہی فریکوئنسی پر زیادہ چینلز نشر ہونے لگے اور ہائی ڈیفینیشن یعنی ایچ ڈی اور پھر فور کے اور ایٹ کے ٹیکنالوجی نے تصویر کو حیران کن حد تک واضح کر دیا۔ فلیٹ اسکرین، ایل سی ڈی، ایل ای ڈی اور او ایل ای ڈی ٹی وی نے بھاری بھر کم سیٹ کی جگہ لے لی۔ اسی کے ساتھ انٹرنیٹ پر مبنی ٹیلی ویژن اور اسمارٹ ٹی وی آیا، جس نے ٹیلی ویژن کو انٹرنیٹ سے جوڑ دیا۔ اب ناظر صرف مقررہ وقت پر نشر ہونے والا پروگرام دیکھنے کا پابند نہیں رہا؛ وہ اپنی پسند کا پروگرام اپنی سہولت کے وقت دیکھ سکتا ہے، روک سکتا ہے، پیچھے لے جا سکتا ہے اور دوبارہ دیکھ سکتا ہے۔

موجودہ دور میں ٹیلی ویژن کی صورت حال

آج ٹیلی ویژن روایتی نشریاتی ڈھانچے سے نکل کر ایک وسیع تر اسکرین کلچر کا حصہ بن چکا ہے۔ او ٹی ٹی پلیٹ فارمز اور ویڈیو اسٹریمنگ سروسز نے دیکھنے کے انداز بدل دیے ہیں؛ موبائل فون، ٹیبلیٹ اور لیپ ٹاپ بھی عملاً ٹیلی ویژن اسکرینز بن گئے ہیں۔ سوشل میڈیا نے خبروں کی ترسیل کو فوری اور وطرفہ بنا دیا ہے؛ ناظر اب محض دیکھنے والا نہیں رہا بلکہ وہ تبصرہ کرتا ہے، پروگرام پر رائے دیتا ہے اور خود مواد بھی بناتا ہے۔ اس تبدیلی نے روایتی چینلز کے لیے مقابلہ سخت کر دیا ہے اور ناظرین، خاص طور پر نوجوان نسل، کی بڑی تعداد روایتی نشریات سے اسٹریمنگ کی طرف منتقل ہو رہی ہے۔ تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ براہ راست خبروں، کھیلوں کے مقابلوں، قومی تہواروں اور بڑے واقعات میں روایتی ٹیلی ویژن کی اہمیت آج بھی برقرار ہے، کیونکہ اجتماعی دیکھنے کا تجربہ اور ادارہ جاتی ساکھ اب بھی اسی کے پاس ہے۔

ٹیکنالوجی کے تناظر میں ٹیلی ویژن کا مستقبل

مستقبل کے ٹیلی ویژن کی پہلی نمایاں خصوصیت مکمل ڈیجیٹل اور انٹرنیٹ بنیاد پر نشریات ہو گی۔ فائیو جی ٹیکنالوجی کی تیز رفتار ترسیل سے کہیں بھی، کبھی بھی، بغیر رکاوٹ ہائی کوالٹی نشریات ممکن ہو گی۔ دوسری خصوصیت مصنوعی ذہانت کا بڑھتا ہوا کردار ہے؛ مصنوعی ذہانت ناظر کی پسند کو سمجھ کر پروگرام تجویز کرے گی، خبروں کی تیاری، ترجمے، آواز کی تبدیلی اور ایڈیٹنگ میں مدد دے گی، حتیٰ کہ مجازی خبر خواں بھی خبریں پڑھتے نظر آئیں گے۔ تیسری خصوصیت ذاتی نوعیت کی نشریات ہے؛ مستقبل کا ناظر اپنے چینل کا خود پروڈیوسر ہو گا، وہ اپنی مرضی کی خبروں، کھیلوں اور تفریح کا اپنا شیڈول خود ترتیب دے گا۔

چوتھی بڑی تبدیلی تعاملی یعنی انٹرایکٹو ٹیلی ویژن کی ہو گی، جس میں ناظر پروگرام کے دوران سوال پوچھ سکے گا، ووٹ دے سکے گا، خریداری کر سکے گا اور پروگرام کے انجام پر اثر انداز ہو سکے گا۔ پانچویں، ورچوئل ریئلٹی اور آگمنٹڈ ریئلٹی جیسی ٹیکنالوجیز دیکھنے کے تجربے کو تین جہتی اور حسی بنا دیں گی؛ ناظر خود کو اسٹیڈیم، کلاس روم یا واقعے کے مقام پر موجود محسوس کرے گا، جس سے تعلیم اور کھیلوں کی نشریات میں انقلابی تبدیلی آئے گی۔ چھٹے، آواز سے کنٹرول، اشاروں سے کنٹرول اور پہنی جانے والی اسکرینز جیسے رجحانات بتاتے ہیں کہ ٹیلی ویژن سیٹ بتدریج دیوار، چشمے اور حتیٰ کہ ماسک کا حصہ بنا جائے گا۔

تاہم مستقبل کے راستے میں چیلنج بھی کم نہیں ہیں۔ جعلی خبروں اور مصنوعی ذہانت سے تیار کردہ ویڈیوز کا پھیلاؤ سچ کا بحران پیدا کرے گا؛ مواد کی بھرمار میں معیار اور اعتماد کی قدر بڑھے گی؛ پرائیویسی اور ڈیٹا کے تحفظ کے سوالات شدت اختیار کریں گے؛ اور روایتی اداروں کو آمدنی کے نئے ماڈلز تلاش کرنا ہوں گے۔ اس ماحول میں وہی ادارے زندہ رہیں گے جو ٹیکنالوجی کو اپناتے ہوئے صحافتی اصولوں، صداقت اور معیار پر سمجھوتہ نہیں کریں گے۔ ٹیلی ویژن کی شکل بدل جائے گی، اسکرین بدل جائے گی، ترسیل کا طریقہ بدل جائے گا، مگر انسان کی دیکھ کر جاننے اور کہانی سننے کی بنیادی خواہش برقرار رہے گی، اور اسی خواہش کی تکمیل تک ٹیلی ویژن کسی نہ کسی صورت میں زندہ رہے گا۔

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ ٹیلی ویژن کا سفر نیپکو ڈسک کے سادہ مکینیکل تجربے سے شروع ہو کر بیئرڈ اور فارنزورتھ کی ایجادات، بی بی سی کی باقاعدہ نشریات، رنگین ٹیلی ویژن، کیبل و سیٹلائٹ توسیع اور ڈیجیٹل و اسمارٹ دور سے ہوتا ہوا آج اسٹریمنگ اور مصنوعی ذہانت کے دروازے پر کھڑا ہے۔ ہر مرحلے پر ٹیکنالوجی نے اس کی رسائی، معیار اور اثر پذیری بڑھائی۔ مستقبل میں ٹیلی ویژن زیادہ ذاتی، تعاملی، سہ جہتی اور ہر جگہ موجود ہو گا، البتہ اس کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہو گا کہ وہ رفتار کے ساتھ ساتھ سچائی، معیار اور ناظر کے اعتماد کو کس حد تک برقرار رکھ پاتا ہے۔

سوال نمبر 2: پاکستان ٹیلی ویژن کے مقاصد اور تنظیمی ڈھانچہ (20 نمبر)

سوال نمبر 2: پاکستان ٹیلی ویژن کے قیام کے مقاصد تحریر کریں نیز پاکستان ٹیلی ویژن کا تنظیمی ڈھانچہ تحریر کریں۔ (20)

تعارف

پاکستان ٹیلی ویژن، جسے مختصراً پی ٹی وی کہا جاتا ہے، پاکستان کا سرکاری اور قومی نشریاتی ادارہ ہے۔ اس کا آغاز 26 نومبر 1964ء کو لاہور سے ہوا۔ ابتدائی طور پر یہ ایک نجی کمپنی کے اشتراک سے شروع ہوا، بعد میں 1967ء میں اسے پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن لمیٹڈ کی صورت میں ایک سرکاری کارپوریشن کی شکل دے دی گئی۔ پی ٹی وی کے قیام کا پس منظر یہ تھا کہ نوزائیدہ مملکت کو قومی یکجہتی، تعلیم، معلومات اور صحت مند تفریح کے لیے ایک ایسے مؤثر ذریعے کی ضرورت تھی جو ملک کے کونے کونے تک پہنچ سکے۔ اس دور میں خواندگی کی شرح کم تھی، اخبار سب تک نہیں پہنچتا تھا اور ریڈیو صرف آواز تک محدود تھا؛ ٹیلی ویژن واحد ذریعہ تھا جو دیکھنے اور سننے کی مشترکہ قوت سے ناخواندہ آبادی تک بھی پیغام پہنچا سکتا تھا۔ اسی ضرورت کے پیش نظر پی ٹی وی کے قیام کے واضح مقاصد مقرر کیے گئے اور ان مقاصد کی تکمیل کے لیے ایک باقاعدہ تنظیمی ڈھانچہ بنایا گیا۔

پاکستان ٹیلی ویژن کے قیام کے مقاصد

پی ٹی وی کا پہلا اور بنیادی مقصد نظریہ پاکستان اور قومی یکجہتی کا فروغ تھا۔ پاکستان مختلف زبانوں، ثقافتوں اور علاقوں کا مجموعہ ہے؛ قومی ٹیلی ویژن کو یہ ذمہ داری دی گئی کہ وہ قومی زبان اردو، قومی اقدار اور مشترکہ قومی تشخص کو فروغ دے، علاقائی ثقافتوں کو قومی دھارے میں پیش کرے اور شہریوں میں وطن سے محبت اور اتحاد کا جذبہ پیدا کرے۔ دوسرا بڑا مقصد معلومات کی فراہمی تھا، یعنی عوام کو ملکی و عالمی خبروں، حکومتی پالیسیوں، ترقیاتی منصوبوں اور عوامی اہمیت کی اطلاعات سے بروقت اور درست طور پر آگاہ رکھنا، تاکہ شہری باخبر رہیں اور قومی فیصلوں میں باخبر شرکت کر سکیں۔

تیسرا مقصد تعلیم و آگاہی پھیلانا تھا۔ پی ٹی وی کو غیر رسمی تعلیم کا ذریعہ بنایا گیا؛ کسانوں کے لیے زرعی پروگرام، صحت و صفائی سے متعلق آگاہی، خاندانی منصوبہ بندی، خواتین کی تعلیم اور بچوں کے تعلیمی پروگرام اسی مقصد کی مثالیں ہیں۔ چوتھا مقصد صحت مند اور معیاری تفریح کی فراہمی تھا، ایسی تفریح جو پاکستانی معاشرتی و اخلاقی اقدار کے مطابق ہو اور غیر ملکی پروگراموں کے مقابلے میں مقامی ڈرامے، موسیقی اور ثقافتی پروگرام پیش کرے۔ پی ٹی وی کے کلاسیکی ڈراموں نے اس مقصد کو بخوبی پورا کیا اور اردو ڈرامے کو عالمی

شہرت دی۔ پانچواں مقصد پاکستانی ثقافت، ادب، زبان اور فنون لطیفہ کا تحفظ و فروغ تھا؛ علاقائی زبانوں کے پروگرام، لوک موسیقی، صوفیانہ کلام اور ادبی پروگرام اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔

چھٹا مقصد مذہبی و اخلاقی تربیت تھا؛ دینی پروگرام تلاوت، نعت، سیرت و اسلامی تاریخ پر پروگرام اور رمضان نشریات اس مقصد کا اظہار ہیں۔ ساتواں مقصد قومی اداروں اور دفاع وطن کے بارے میں آگاہی اور قوم کا مورال بلند رکھنا تھا، خاص طور پر جنگوں اور بحرانوں کے دوران پی ٹی وی نے قومی یکجہتی کے فروغ میں تاریخی کردار ادا کیا۔ آٹھواں مقصد دنیا بھر میں پاکستان کا مثبت تعارف تھا؛ بیرون ملک پاکستانیوں اور عالمی ناظرین تک پاکستان کی ثقافت، سیاحت اور موقف پہنچانا اسی میں شامل ہے، بعد ازاں سیٹلائٹ چینلز نے اس مقصد کو وسعت دی۔ ان مقاصد سے واضح ہے کہ پی ٹی وی کو محض ایک تفریحی چینل نہیں بلکہ قومی ترقی، تعلیم اور یکجہتی کا ادارہ بنا کر قائم کیا گیا تھا۔

پاکستان ٹیلی ویژن کا تنظیمی ڈھانچہ

پی ٹی وی ایک کارپوریشن کے طور پر کام کرتا ہے جس کی سربراہی بورڈ آف ڈائریکٹرز کرتا ہے۔ بورڈ پالیسی سازی، بجٹ کی منظوری اور بڑے انتظامی فیصلوں کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ کارپوریشن کا چیئرمین اور منیجنگ ڈائریکٹر اس کے اعلیٰ ترین انتظامی عہدے ہیں؛ منیجنگ ڈائریکٹر روزمرہ امور، تمام شعبوں کی نگرانی اور بورڈ کے فیصلوں پر عمل درآمد کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ ہیڈ کوارٹر اسلام آباد میں واقع ہے، جہاں سے مرکزی پالیسی، مالی امور اور تمام مراکز کی ہم آہنگی چلائی جاتی ہے۔ ادارے کا ڈھانچہ بنیادی طور پر شعبہ جاتی بنیادوں پر قائم ہے اور ملک بھر میں پھیلے ہوئے ٹیلی ویژن مراکز اس کی عملی اکائیاں ہیں۔

مرکزی سطح پر اہم شعبے یہ ہیں: شعبہ پروگرام، جو ڈراموں، تفریحی، تعلیمی اور ثقافتی پروگراموں کی منصوبہ بندی و تیاری دیکھتا ہے؛ شعبہ خبریں، جو خبرناموں اور نیوز بلیٹنز کی تیاری کا ذمہ دار ہے؛ شعبہ حالات حاضرہ، جو مباحثوں، انٹرویوز اور تجزیاتی پروگرام بناتا ہے؛ شعبہ انجینئرنگ، جو اسٹوڈیوز، کیمروں، ٹرانسمیٹرز اور نشریاتی نظام کی تکنیکی دیکھ بھال کرتا ہے؛ شعبہ مالیات، جو بجٹ، اخراجات اور آمدنی کا نظام چلاتا ہے؛ شعبہ انتظامیہ و انسانی وسائل، جو بھرتی، تربیت اور دفتری امور سنبھالتا ہے؛ اور شعبہ مارکیٹنگ و سیلز، جو

اشتہارات اور اسپانسرشپ سے آمدنی حاصل کرتا ہے۔ ہر شعبے کی سربراہی ایک ڈائریکٹر یا جنرل منیجر کرتا ہے، جن کے ماتحت منیجرز، پروڈیوسرز، انجینئرز اور دیگر عملہ کام کرتا ہے۔

علاقائی سطح پر لاہور، کراچی، اسلام آباد، پشاور، کوئٹہ اور ملتان سمیت بڑے شہروں میں ٹیلی ویژن مراکز قائم ہیں۔ ہر مرکز کا سربراہ جنرل منیجر ہوتا ہے اور وہاں پروگرام، نیوز اور انجینئرنگ کی اپنی ٹیمیں موجود ہوتی ہیں۔ مراکز علاقائی زبانوں اور مقامی ثقافت کے پروگرام تیار کرتے ہیں، جو قومی نشریات کا حصہ بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ ملک کے دور دراز علاقوں تک سگنل پہنچانے کے لیے بوسٹرز اور ری براڈکاسٹ اسٹیشنز کا جال بچھایا گیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ پی ٹی وی نے موضوعاتی چینلز بھی شروع کیے، مثلاً خبری چینل، ورلڈ و گلوبل چینلز، کھیلوں اور علاقائی زبانوں کے چینلز، جن سے تنظیمی ڈھانچے میں موضوعاتی اکائیاں بھی شامل ہو گئی ہیں۔ نیچے کی جدول میں اس ڈھانچے کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

جدول 1: پاکستان ٹیلی ویژن کا تنظیمی ڈھانچہ (خلاصہ)

سطح / اکائی	سربراہ	بنیادی ذمہ داری
بورڈ آف ڈائریکٹرز	چیئرمین	پالیسی سازی، بجٹ و بڑے فیصلوں کی منظوری
کارپوریشن ہیڈ کوارٹر، اسلام آباد	منیجنگ ڈائریکٹر	مجموعی انتظام، نگرانی و ہم آہنگی
شعبہ پروگرام	ڈائریکٹر پروگرامز	ڈرامہ، تفریحی و تعلیمی پروگراموں کی تیاری
شعبہ خبریں	ڈائریکٹر نیوز	خبرنامے و نیوز بلیٹن کی تیاری
شعبہ حالات حاضرہ	ڈائریکٹر کرنٹ افیئرز	مباحثے، انٹرویو و تجزیاتی پروگرام
شعبہ انجینئرنگ	ڈائریکٹر انجینئرنگ	اسٹوڈیو، ٹرانسمیٹر و تکنیکی نظام
شعبہ مالیات و انتظامیہ	ڈائریکٹر فنانس / ایڈمن	بجٹ، اخراجات، بھرتی و دفتری امور

علاقائی ٹیلی ویژن مراکز	جنرل منیجر مرکز	علاقائی پروگرام و مقامی نشریات

اس تنظیمی ڈھانچے کی خصوصیت یہ ہے کہ پالیسی مرکزی سطح پر بنتی ہے مگر پروگراموں کی تیاری مرکز اور علاقائی مراکز دونوں سطحوں پر ہوتی ہے، جس سے قومی یکسانیت اور علاقائی تنوع دونوں برقرار رہتے ہیں۔ ڈائریکٹرز سے لے کر پروڈیوسرز، ایڈیٹرز، کیمرہ مینوں اور انجینئرز تک ہر سطح کے عہدوں کی ذمہ داریاں متعین ہیں، تاکہ نشریات بلا تعطل اور معیاری انداز میں جاری رہ سکے۔ جدید دور میں مقابلے کی فضا میں پی ٹی وی کے ڈھانچے میں مارکیٹنگ، ڈیجیٹل میڈیا اور سوشل میڈیا کی اکائیاں بھی اہمیت اختیار کر گئی ہیں۔

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ پاکستان ٹیلی ویژن کے قیام کے مقاصد خالصتاً قومی تھے: نظریہ پاکستان و قومی یکجہتی کا فروغ، معلومات کی فراہمی، تعلیم و آگاہی، اقدار کے مطابق صحت مند تفریح، ثقافت و ادب کا فروغ اور دنیا میں پاکستان کا مثبت تعارف۔ ان مقاصد کے حصول کے لیے بورڈ آف ڈائریکٹرز، منیجنگ ڈائریکٹر، مرکزی شعبوں اور علاقائی مراکز پر مشتمل ایک منظم کارپوریٹ ڈھانچہ بنایا گیا۔ یہی توازن پی ٹی وی کو محض ایک چینل کے بجائے ایک قومی ادارے کی حیثیت دیتا ہے۔

سوال نمبر 3: پی ٹی وی کی سیٹلائٹ ٹرانسمیشن، تعلیمی ٹیلی ویژن اور پی ٹی ایوارڈز (20 نمبر)

سوال نمبر 3: پی ٹی وی کی سیٹلائٹ ٹرانسمیشن، تعلیمی ٹیلی ویژن اور پی ٹی ایوارڈز پر مختصر نوٹ لکھیں۔ (20)

تعارف

پاکستان ٹیلی ویژن نے اپنی نشریاتی تاریخ میں کئی ایسے اقدامات کیے جنہوں نے اس کے کردار کو زمینی نشریات تک محدود رہنے کے بجائے قومی و بین الاقوامی سطح تک پھیلا دیا۔ ان میں تین اقدامات خاص طور پر نمایاں ہیں: سیٹلائٹ ٹرانسمیشن کا آغاز، تعلیمی ٹیلی ویژن کی خدمات اور پی ٹی وی ایوارڈز کا اجرا۔ سیٹلائٹ ٹرانسمیشن نے پی ٹی وی کو سرحدوں سے آزاد کر دیا، تعلیمی ٹیلی ویژن نے اسے کلاس روم کا سہارا بنا دیا اور ایوارڈز نے فنکاروں و تخلیق کاروں کی حوصلہ افزائی کا قومی نظام قائم کر دیا۔ اس جواب میں ان تینوں پر الگ الگ مختصر نوٹ پیش کیے جا رہے ہیں۔

(الف) پی ٹی وی کی سیٹلائٹ ٹرانسمیشن

ٹیلی ویژن کے ابتدائی دور میں نشریات زمینی ٹرانسمیٹرز کے ذریعے ہوتی تھیں، جن کی رسائی محدود علاقے تک ہوتی تھی۔ سیٹلائٹ ٹرانسمیشن میں پروگرام کے سگنلز زمینی اپ لنک اسٹیشن سے خلا میں موجود مواصلاتی سیٹلائٹ تک بھیجے جاتے ہیں، جہاں سے وہ وسیع علاقے میں واپس زمین پر موصول ہوتے ہیں۔ اس ٹیکنالوجی کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ایک ہی نشریات بیک وقت کئی ملکوں اور براعظموں تک پہنچ جاتی ہے اور براہ راست عالمی نشریات ممکن ہو جاتی ہے۔ پی ٹی وی نے نوے کی دہائی میں سیٹلائٹ دور میں قدم رکھا۔ 1992ء میں پی ٹی وی کا دوسرا چینل سیٹلائٹ کے ذریعے نشر ہونا شروع ہوا، جس سے پاکستانی نشریات پہلی مرتبہ سرحد پار ناظرین تک باقاعدگی سے پہنچیں۔ بعد میں یہی سلسلہ پی ٹی وی ورلڈ کی صورت میں آگے بڑھا، جس نے دنیا بھر کے ناظرین کو پاکستانی خبریں، ڈرامے اور ثقافتی پروگرام فراہم کیے۔

بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے لیے بعد میں پی ٹی وی گلوبل کا آغاز ہوا، جو برطانیہ، یورپ اور امریکہ میں مقیم لاکھوں پاکستانیوں کو وطن سے جوڑے رکھنے کا ذریعہ بنا۔ سیٹلائٹ ٹرانسمیشن کے فوائد واضح ہیں: بیرون ملک پاکستانی اپنی زبان و ثقافت سے جڑے رہتے ہیں، پاکستان کا موقف و ثقافت عالمی سطح پر پیش ہوتا ہے، کھیلوں و قومی تقریبات کی براہ راست نشریات دنیا بھر میں دیکھی جاتی ہے اور اشتہاری آمدنی کے نئے راستے کھلتے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ چیلنج بھی موجود ہے کہ سیٹلائٹ پر عالمی چینلز سے مقابلہ سخت ہوتا ہے،

اس لیے معیار اور مواد کی جدت ناگزیر ہو جاتی ہے۔ مجموعی طور پر سیٹلائٹ ٹرانسمیشن نے پی ٹی وی کو ایک مقامی سرکاری چینل سے ایک بین الاقوامی نشریاتی ادارے میں تبدیل کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا۔

(ب) تعلیمی ٹیلی ویژن

تعلیمی ٹیلی ویژن سے مراد وہ نشریات ہیں جن کا مقصد رسمی یا غیر رسمی تعلیم کی فراہمی ہو۔ ٹیلی ویژن تعلیم کے لیے اس لیے غیر معمولی طور پر مؤثر ذریعہ ہے کہ یہ تصویر، آواز، حرکت اور عملی مظاہرے کو یکجا کر دیتا ہے؛ سائنس کے تجربات، جغرافیے کے مقامات، تاریخی واقعات اور فنی مہارتیں اسکرین پر اس طرح دکھائی جا سکتی ہیں جس طرح کتاب یا لیکچر میں ممکن نہیں۔ پی ٹی وی نے قیام کے آغاز سے ہی تعلیم کو اپنے مقاصد میں شامل رکھا۔ بچوں کے تعلیمی پروگرام، کسانوں کے لیے زرعی رہنمائی، صحت و حفظانِ صحت کی آگاہی اور خواتین کے لیے دستکاری و گھریلو تربیت کے پروگرام اس کی ابتدائی مثالیں ہیں۔

تعلیمی نشریات کا باقاعدہ و بڑا مرحلہ دوسرے چینل کی صورت میں سامنے آیا، جس کی نشریات میں تعلیم، دستاویزی پروگراموں اور معلوماتی مواد کو خصوصی جگہ دی گئی۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی جیسے فاصلاتی تعلیم کے اداروں کے لیے بھی ٹیلی ویژن ہمیشہ سے اہم ذریعہ رہا ہے، کیونکہ دور دراز علاقوں کے طلبہ لیکچرز اور رہنمائی گھر بیٹھے حاصل کر سکتے ہیں۔ تعلیمی ٹیلی ویژن کے فوائد میں کم لاگت پر بڑی آبادی تک رسائی، اساتذہ کی کمی کی جزوی تلافی، معیاری استاد کی تدریس سب تک پہنچانا اور ناخواندہ افراد کو بھی عملی آگاہی ملنا شامل ہیں۔ اس کی حدود یہ ہیں کہ یہ یک طرفہ ذریعہ ہے، طالب علم سوال نہیں پوچھ سکتا اور نشریات کا وقت ہر طالب علم کی سہولت کے مطابق نہیں ہوتا؛ جدید دور میں ریکارڈ شدہ لیکچرز اور آن لائن ویڈیوز نے اس کمی کو بڑی حد تک پورا کر دیا ہے، مگر دور دراز اور پسماندہ علاقوں میں آج بھی تعلیمی ٹیلی ویژن کی اہمیت برقرار ہے۔

(ج) پی ٹی وی ایوارڈز

پی ٹی وی ایوارڈز سے مراد وہ قومی اعزازات ہیں جو پی ٹی وی کی جانب سے ٹیلی ویژن کے شعبے میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے فنکاروں، مصنفین، ہدایت کاروں، پروڈیوسروں، گلوکاروں اور تکنیکی ماہرین کو دیے جاتے ہیں۔ کسی بھی نشریاتی ادارے کی ترقی میں تخلیق کاروں کی حوصلہ افزائی نہایت اہم ہوتی ہے؛ ایوارڈز اسی حوصلہ افزائی کا

رسمی وباوقار طریقہ ہیں۔ پی ٹی وی ایوارڈز کی تقریب ملک کی نمایاں ثقافتی تقریبات میں شمار ہوتی رہی ہے، جس میں سال بھر کے بہترین ڈراموں اور پروگراموں کا جائزہ لے کر مختلف شعبوں میں ایوارڈ دیے جاتے ہیں۔ ان زمروں میں بہترین اداکار، بہترین اداکارہ، بہترین ڈرامہ سیریل، بہترین مصنف، بہترین ہدایت کار، بہترین گلوکار، بہترین کمپوزر اور خبری و حالات حاضرہ کے شعبوں کی خدمات شامل ہوتی ہیں۔

پی ٹی وی ایوارڈز کی اہمیت تین پہلوؤں سے ہے۔ پہلا، یہ فنکاروں و تخلیقی کارواں کی محنت کا قومی سطح پر اعتراف ہے، جس سے ان کے حوصلے بڑھتے ہیں اور صحت مند مقابلے کی فضا بنتی ہے۔ دوسرا، ایوارڈز معیار کی علامت بنتے ہیں؛ ناظرین ایوارڈ یافتہ پروگراموں کو معیار کی ضمانت سمجھتے ہیں، یوں ادارے کی ساکھ بھی بڑھتی ہے۔ تیسرا، یہ تقریبات پاکستانی ٹیلی ویژن کی تاریخ اور فنکاروں کی خدمات کو دستاویزی شکل میں محفوظ کرتی ہیں اور نئی نسل کو اپنے سینئرز کی کارکردگی سے روشناس کراتی ہیں۔ البتہ ایوارڈز کی ساکھ کے لیے ضروری ہے کہ انتخاب شفاف، غیر جانبدار اور خالصتاً کارکردگی کی بنیاد پر ہو، ورنہ حوصلہ افزائی کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ پی ٹی وی کی سیٹلائٹ ٹرانسمیشن نے قومی نشریات کو عالمی رسائی عطا کی، خاص طور پر بیرون ملک پاکستانیوں کو وطن سے جوڑا؛ تعلیمی ٹیلی ویژن نے اسے تعلیم و آگاہی کا سستا اور وسیع ذریعہ بنایا؛ اور پی ٹی وی ایوارڈز نے تخلیقی و فنی خدمات کے اعتراف و حوصلہ افزائی کا قومی نظام قائم کیا۔ یہ تینوں اقدامات مل کر بتاتے ہیں کہ پی ٹی وی کا کردار صرف پروگرام نشر کرنے تک محدود نہیں بلکہ قومی تشخص، تعلیم اور فن کے فروغ تک پھیلا ہوا ہے۔

سوال نمبر 4: ٹیلی ویژن کیمرہ اور اس کی اقسام (20 نمبر)

سوال نمبر 4: ٹیلی ویژن کیمرہ سے کیا مراد ہے نیز ٹیلی ویژن کیمروں کی مختلف اقسام بیان کریں۔ (20)

تعارف

ٹیلی ویژن نشریات کی بنیاد کیمرے پر ہے۔ اسٹوڈیو میں ہونے والی ہر سرگرمی، میدان میں ہونے والا ہر واقعہ اور خبر کی ہر تصویر سب سے پہلے کیمرے کی آنکھ سے گزرتی ہے۔ اگر کیمرہ نہ ہو تو نہ خبر بن سکتی ہے، نہ ڈرامہ اور نہ ہی براہ راست نشریات۔ ٹیلی ویژن کیمرہ بظاہر فوٹو گرافی کے کیمرے سے ملتا جلتا نظر آتا ہے، مگر اس کا کام جامد تصویر کھینچنا نہیں بلکہ حرکت کرتی مناظر کو مسلسل برقی سگنلز میں بدل کر اسی لمحے اسکرین تک پہنچانا ہے۔ اس جواب میں پہلے ٹیلی ویژن کیمرے کا مفہوم اور اس کے بنیادی اجزا و کارکردگی بیان کی جائے گی اور پھر ٹیلی ویژن کیمروں کی مختلف اقسام تفصیل سے بیان کی جائیں گی۔

ٹیلی ویژن کیمرے سے کیا مراد ہے؟

ٹیلی ویژن کیمرے سے مراد وہ الیکٹرانک آلہ ہے جو کسی منظر سے منعکس ہونے والی روشنی کو برقی سگنلز میں تبدیل کر دیتا ہے، تاکہ ان سگنلز کو نشر کیا جا سکے، ریکارڈ کیا جا سکے اور ٹیلی ویژن اسکرین پر دوبارہ تصویر کی شکل میں دیکھا جا سکے۔ اس عمل کی بنیاد یہ سائنسی اصول ہے کہ روشنی کو برقی توانائی میں اور برقی توانائی کو دوبارہ روشنی میں بدلا جا سکتا ہے۔ جب کیمرے کا لینس کسی منظر کی طرف کیا جاتا ہے تو لینس اس منظر کی تصویر کیمرے کے اندر موجود حساس سطح پر بناتا ہے۔ پرانے کیمروں میں یہ کام کیمرہ ٹیوب کرتی تھی، جبکہ جدید کیمروں میں سی سی ڈی یا سی ماس نامی تصویری سینسر یہ فریضہ انجام دیتا ہے۔ یہ سینسر روشنی کی شدت اور رنگوں کو برقی سگنلز میں بدلتا ہے، اور کیمرے کا الیکٹرانک نظام ان سگنلز کو ترتیب دے کر ویڈیو سگنل کی صورت میں باہر بھیج دیتا ہے، جو کنٹرول روم، ریکارڈر یا ٹرانسمیٹر تک جاتا ہے۔

ٹیلی ویژن کیمرے کے بنیادی اجزا میں لینس سب سے اہم ہے، جو منظر کو فوکس کرتا ہے اور زوم کی سہولت سے قریب و دور کے شاٹس ممکن بناتا ہے۔ دوسرا جز تصویری سینسر یا کیمرہ ٹیوب ہے جو روشنی کو سگنل میں بدلتا ہے۔ تیسرا جز ویو فائنڈر ہے، چھوٹی سی اسکرین جس میں کیمرہ مین وہی تصویر دیکھتا ہے جو ریکارڈ یا نشر ہو رہی ہے، تاکہ وہ فریمنگ اور فوکس درست رکھ سکے۔ اس کے علاوہ کیمرے میں رنگوں کی درستی، روشنی کی مقدار کی ایڈجسٹمنٹ اور آواز و تصویر کی ہم آہنگی کے نظام موجود ہوتے ہیں۔ کیمرہ عموماً ایک اسٹینڈ، ٹرائی پاڈ یا پیڈسٹل پر نصب ہوتا ہے، جس کی مدد سے اسے دائیں بائیں گھمایا یعنی پین کیا جا سکتا ہے، اوپر نیچے جھکایا یعنی ٹلٹ کیا جا سکتا ہے اور آگے پیچھے حرکت دی جا سکتی

ہے۔اس سے واضح ہوتا ہے کہ ٹیلی ویژن کیمرہ محض عکس بندی کا آلہ نہیں بلکہ نشریات کا پہلا اور سب سے فیصلہ کن تکنیکی مرحلہ ہے؛ کیمرے کی تصویر کا معیار ہی پورے پروگرام کے معیار کی بنیاد بنتا ہے۔

ٹیلی ویژن کیمروں کی مختلف اقسام

ٹیلی ویژن کیمروں کی درجہ بندی کئی بنیادوں پر کی جاتی ہے: استعمال کے مقام کے لحاظ سے، ٹیکنالوجی کے لحاظ سے اور کام کی نوعیت کے لحاظ سے۔اہم اقسام درج ذیل ہیں۔

1۔اسٹوڈیو کیمرہ

اسٹوڈیو کیمرہ ٹیلی ویژن مرکز کے اسٹوڈیو کے اندر استعمال ہونے والا بڑا اور بھاری کیمرہ ہے۔ یہ عموماً پیڈسٹل نامی پہیوں والے اسٹینڈ پر نصب ہوتا ہے، جسے فرش پر آسانی سے حرکت دی جا سکتی ہے اور اس کی اونچائی بھی بدلی جا سکتی ہے۔ اسٹوڈیو کیمرے کا اپنا آزاد ریکارڈنگ نظام نہیں ہوتا بلکہ یہ کیبل کے ذریعے کنٹرول روم سے جڑا ہوتا ہے، جہاں سے اس کی تصویر منتخب کر کے نشر کی جاتی ہے اور کیمرہ کنٹرول یونٹ سے اس کی روشنی و رنگ درست کیے جاتے ہیں۔ ڈرامے، خبریں، مباحثے اور شوز جیسے پروگرام عموماً بیک وقت تین یا چار اسٹوڈیو کیمروں سے ریکارڈ ہوتے ہیں، تاکہ مختلف زاویوں کے شاٹس ملا کر دلچسپ اور متوازن پروگرام بنایا جا سکے۔ ان کیمروں کی تصویر کا معیار سب سے اعلیٰ ہوتا ہے، کیونکہ اسٹوڈیو میں روشنی اور ماحول مکمل قابو میں ہوتا ہے۔

2۔پورٹیبل / ہینڈ ہیلڈ کیمرہ

پورٹیبل کیمرہ ہلکا اور چھوٹا ہوتا ہے، جسے کیمرہ مین کندھے پر رکھ کر یا ہاتھ میں پکڑ کر استعمال کرتا ہے۔ یہ کیمرہ باہر کے مقامات، جلسوں، تقریبات اور ہجوم والے ماحول میں بے حد مفید ہے، جہاں بڑا کیمرہ لے جانا یا نصب کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ اس میں ریکارڈنگ کی سہولت عموماً اسی کے اندر موجود ہوتی ہے، اس لیے اسے کیم ریکارڈر بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی حرکت کی آزادی زیادہ ہوتی ہے اور یہ فوری نوعیت کے واقعات کی عکس بندی کے لیے بہترین ہے، البتہ ہاتھ سے چلانے کی وجہ سے تصویر میں ہلکی سی لرزش کا امکان رہتا ہے، جسے جدید کیمروں میں تصویری استحکام کے نظام سے کم کیا جاتا ہے۔

3۔ای این جی کیمرہ(الیکٹرانک نیوز گیدرنگ)

خبری مقاصد کے لیے استعمال ہونے والے کیمرے کو ای این جی یعنی الیکٹرانک نیوز گیدرنگ کیمرہ کہا جاتا ہے۔ یہ پورٹیبل کیمروں ہی کی پیشہ ورانہ قسم ہے جو خبروں کی فوری عکس بندی کے لیے بنائی گئی ہے۔ نیوز ٹیم اسی کیمرے سے اچانک واقعات، حادثات، پریس کانفرنسوں اور انٹرویوز کی فوٹیج بناتی ہے اور پھر اسے ایڈٹ کر کے بلیٹن کا حصہ بنایا جاتا ہے۔ ای این جی کیمرے مضبوط، تیز رفتار آغاز والے اور کم روشنی میں بھی مناسب تصویر دینے والے ہوتے ہیں، کیونکہ خبروں کے واقعات پہلے سے طے شدہ روشنی و ماحول میں نہیں ہوتے۔ فلم کی جگہ الیکٹرانک ریکارڈنگ نے خبر کی تیاری کی رفتار میں انقلاب پیدا کر دیا۔ اسی نظام کو ای این جی کہا جاتا ہے۔

4۔ای ایف پی کیمرہ(الیکٹرانک فیلڈ پروڈکشن)

ای ایف پی یعنی الیکٹرانک فیلڈ پروڈکشن کیمرے اسٹوڈیو سے باہر مگر باقاعدہ منصوبہ بندی کے پروگراموں کے لیے استعمال ہوتے ہیں، مثلاً ڈراموں کی آؤٹ ڈور شوٹنگ، کھیلوں کے میدان کی کوریج، کنسرٹس اور بڑی تقریبات۔ ان کیمروں کا معیار اسٹوڈیو کیمروں کے قریب ہوتا ہے اور عموماً ایک سے زیادہ کیمرے ایک موبائل کنٹرول نظام یعنی اوبی وین سے منسلک کر کے استعمال کیے جاتے ہیں۔ ای این جی اور ای ایف پی میں فرق یہ ہے کہ ای این جی کا مقصد فوری خبر ہے جبکہ ای ایف پی کا مقصد منصوبہ بند اور معیاری پروڈکشن ہے۔

5۔روبوٹک / ریموٹ کنٹرول کیمرہ اور خصوصی کیمرے

جدید دور میں روبوٹک کیمرے بھی عام ہیں، جو چھت یا دیوار پر نصب ہوتے ہیں اور کنٹرول روم سے ریموٹ کے ذریعے چلائے جاتے ہیں؛ نیوز اسٹوڈیوز میں ان کا استعمال بڑھ رہا ہے کیونکہ ان سے عملے کی تعداد اور لاگت کم ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ خصوصی مقاصد کے کیمرے بھی استعمال ہوتے ہیں: پانی کے اندر شوٹنگ کے کیمرے، سلو موشن کے لیے تیز رفتار کیمرے، کرین اور ڈرون پر نصب ہوائی شاٹس والے کیمرے، اور چھوٹے سائز کے منی کیمرے جو گاڑیوں، کھلاڑیوں کے ہیلمٹ یا تنگ جگہوں پر لگا کر منفرد

زاویوں کی تصویر حاصل کرتے ہیں۔ ٹیکنالوجی کے لحاظ سے کیمروں کی ایک اور درجہ بندی اینالاگ و ڈیجیٹل اور پھر ایس ڈی، ایچ ڈی، فور کے ریزولوشن کی بنیاد پر بھی کی جاتی ہے؛ آج کل بیشتر نشریاتی کیمرے ڈیجیٹل اور ایچ ڈی یا اس سے اعلیٰ معیار کے ہیں۔

جدول 1: ٹیلی ویژن کیمروں کی اقسام کا تقابلی خلاصہ

قسم	استعمال کا مقام	نمایاں خصوصیت
اسٹوڈیو کیمرہ	اسٹوڈیو کے اندر، پیڈسٹل پر	اعلیٰ ترین معیار، کنٹرول روم سے منسلک
پورٹیبل / ہینڈ ہیلڈ	بیرونی مقامات، تقریبات	ہلکا، کندھے پر، حرکت کی آزادی
ای این جی کیمرہ	میدان میں خبروں کی کوریج	فوری خبر کے لیے تیز و مضبوط
ای ایف پی کیمرہ	آؤٹ ڈور منصوبہ بند پروڈکشن	اسٹوڈیو جیسا معیار، اوبی وین سے منسلک
روبوٹک / خصوصی کیمرے	نیوز اسٹوڈیو، ڈرون، پانی کے اندر وغیرہ	ریموٹ کنٹرول، منفرد زاویے

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ ٹیلی ویژن کیمرہ وہ الیکٹرانک آلہ ہے جو منظر کی روشنی کو برقی ویڈیو سگنلز میں بدل کر نشریات کی بنیاد فراہم کرتا ہے؛ اس کے بنیادی اجزا لینس، تصویری سینسر اور ویو فائنڈر ہیں۔ استعمال اور نوعیت کے لحاظ سے اس کی بڑی اقسام اسٹوڈیو کیمرہ، پورٹیبل کیمرہ، ای این جی نیوز کیمرہ، ای ایف پی فیلڈ کیمرہ اور روبوٹک و خصوصی کیمرے ہیں۔ ہر قسم اپنے خاص مقصد کے لیے بنائی گئی ہے، اور درست موقع پر درست کیمرے کا انتخاب ہی اچھی ٹیلی ویژن پروڈکشن کی پہلی شرط ہے۔

سوال نمبر 5: ٹیلی ویژن کنٹرول روم، پروڈیوسر کی ذمہ داریاں اور بوم آپریٹر کے فرائض (20 نمبر)

سوال نمبر 5: درج ذیل پر جامع نوٹ لکھیں: (الف) ٹیلی ویژن کنٹرول روم (ب) پروڈیوسر کی ذمہ داریاں (ج) بوم آپریٹر کے فرائض (20)

تعارف

ٹیلی ویژن پروگرام کی تیاری ایک اجتماعی تکنیکی و تخلیقی عمل ہے، جس میں متعدد عملے اور مختلف افراد بیک وقت اپنا اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ اسٹوڈیو میں فنکار و میزبان ہوتے ہیں، کیمرے تصویر بناتے ہیں، مگر ان سب سرگرمیوں کو جوڑنے، منتخب کرنے اور نشر کرنے کا مرکز کنٹرول روم ہوتا ہے۔ اسی طرح پروگرام کی مجموعی تخلیقی و انتظامی ذمہ داری پروڈیوسر کے سپرد ہوتی ہے، اور آواز کے معیار کو برقرار رکھنے میں بوم آپریٹر جیسے تکنیکی کارکن کا کردار اہم ہوتا ہے۔ اس جواب میں ان تینوں پر الگ الگ جامع نوٹ پیش کیے جا رہے ہیں۔

(الف) ٹیلی ویژن کنٹرول روم

ٹیلی ویژن کنٹرول روم، جسے پروگرام کنٹرول روم، اسٹوڈیو کنٹرول روم یا گیلری بھی کہا جاتا ہے، وہ کمرہ ہے جہاں سے اسٹوڈیو میں بننے والے پروگرام کی نگرانی، ہدایت کاری اور تکنیکی کنٹرول کیا جاتا ہے۔ یہ عموماً اسٹوڈیو کے ساتھ متصل اور شیشے کی دیوار کے ذریعے اسٹوڈیو سے جڑا ہوتا ہے، تاکہ یہاں بیٹھا عملہ اسٹوڈیو کی سرگرمیاں دیکھ سکے، تاہم اصل نگرانی مانیٹرز کے ذریعے ہوتی ہے۔ کنٹرول روم کی سب سے نمایاں چیز مانیٹروں کی دیوار ہے، جس پر ہر کیمرے کی تصویر الگ الگ نظر آتی ہے؛ ان میں ایک پری ویو مانیٹر ہوتا ہے جس پر اگلا منتخب ہونے والا شاٹ دیکھا جاتا ہے اور ایک پروگرام یا آن ایئر مانیٹر ہوتا ہے جس پر وہی تصویر نظر آتی ہے جو اس وقت نشر ہو رہی ہے یا ریکارڈ ہو رہی ہے۔

کنٹرول روم کا مرکزی آلہ وژن مکسنگ پینل یا سورس سوئچر ہے، جس کے ذریعے ہدایت کار یا وژن مکسر مختلف کیمروں، ویڈیو ریکارڈنگ، گرافکس اور بیرونی ذرائع کی تصاویر میں سے انتخاب کرتا ہے اور انہیں کٹ، مکس یا دیگر اثرات کے ساتھ آپس میں جوڑتا ہے۔ اس کے علاوہ کنٹرول روم میں آڈیو مکسنگ کنسول ہوتا ہے جس سے تمام مائیکروفونز، موسیقی اور آوازوں کی سطح متوازن کی جاتی ہے؛ کیمرہ کنٹرول یونٹ ہوتے ہیں جن سے تمام کیمروں کی روشنی و رنگ یکساں رکھا جاتا ہے؛ لائٹنگ کنٹرول بورڈ، ویڈیو ریکارڈنگ و

پلے بیک کا نظام، گرافکس و کیریکٹر جنریٹر اور گھڑی و ٹائمنگ کا انتظام بھی یہیں ہوتا ہے۔ کنٹرول روم میں ہدایت کار (ڈائریکٹر) مرکزی نشست پر بیٹھتا ہے، اس کے ساتھ پروڈیوسر، وژن مکسر، ساؤنڈ انجینئر اور دیگر تکنیکی عملہ موجود ہوتا ہے۔ ہدایت کار انٹرکام یعنی ٹاک بیک نظام کے ذریعے اسٹوڈیو میں موجود کیمرہ مینوں، فلور منیجر اور پیش کاروں سے مسلسل رابطے میں رہتا ہے اور انہیں ہدایات دیتا ہے، جبکہ اسٹوڈیو کے افراد ناظرین کو یہ ہدایات سنائی نہیں دیتیں۔ براہ راست نشریات میں کنٹرول روم کی اہمیت دو چند ہو جاتی ہے، کیونکہ غلطی کی اصلاح کا کوئی موقع نہیں ہوتا؛ ہر فیصلہ اسی لمحے ہوتا ہے کہ کون سا کیمرہ آن ایئر جائے گا، کب گرافک آئے گا اور کب وقفہ لیا جائے گا۔ اسی لیے کنٹرول روم کو ٹیلی ویژن اسٹوڈیو کا دماغ اور اعصابی مرکز کہا جاتا ہے۔ یہاں یہ نرد، ھن واضح رہے کہ ہر اسٹوڈیو کا اپنا کنٹرول روم ہوتا ہے، جبکہ پورے مرکز کی حتمی نشریات کی نگرانی ماسٹر کنٹرول روم سے ہوتی ہے، جہاں سے پروگرام شیڈول کے مطابق آن ایئر بھیجے جاتے ہیں۔

(ب) پروڈیوسر کی ذمہ داریاں

پروڈیوسر ٹیلی ویژن پروگرام کی سب سے اہم تخلیقی و انتظامی شخصیت ہے۔ پروگرام کا خیال پیش کرنے سے لے کر اس کی نشریات تک کے تمام مراحل کی مجموعی ذمہ داری اسی کے سپرد ہوتی ہے، اسی لیے اسے پروگرام کا اصل ذمہ دار اور نگران کہا جاتا ہے۔ پروڈیوسر کی پہلی ذمہ داری پروگرام کے خیال اور تصور کو حتمی شکل دینا ہے: وہ موضوع منتخب کرتا ہے، اس کا فارمیٹ طے کرتا ہے، ہدف ناظرین کا تعین کرتا ہے اور ادارے سے اس کی منظوری حاصل کرتا ہے۔ دوسری ذمہ داری مسودے یعنی اسکرپٹ کی نگرانی ہے؛ وہ مصنف سے اسکرپٹ لکھواتا ہے، اس کا جائزہ لیتا ہے، اس میں درستگی، تسلسل اور پالیسی و اقدار کی پاسداری یقینی بناتا ہے اور حتمی مسودے کی منظوری دیتا ہے۔

تیسری ذمہ داری بجٹ اور وسائل کی ہوتی ہے: پروڈیوسر پروگرام کا تخمینہ لاگت تیار کرتا ہے، اخراجات کی نگرانی کرتا ہے اور دستیاب وسائل میں بہترین نتیجہ حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ چوتھی ذمہ داری ٹیم کی تشکیل و ہم آہنگی ہے؛ وہ ہدایت کار، میزبان، اداکاروں، کیمرہ مینوں، مصنف اور تکنیکی عملے کے انتخاب و رابطے میں کردار ادا کرتا ہے اور سب کی سرگرمیوں کو ایک ہی ہدف سے جوڑتا ہے۔ پانچویں، ریکارڈنگ یا شوٹنگ کے مرحلے میں وہ شیڈول کی پابندی، مقام و سہولتوں کی فراہمی اور درپیش مسائل کے حل کی نگرانی کرتا ہے؛ چھٹے، پوسٹ پروڈکشن میں وہ ایڈیٹنگ، ڈبنگ، موسیقی و گرافکس کا جائزہ لیتا ہے اور حتمی شکل کی منظوری دیتا ہے۔ ساتویں، اس کی ذمہ داری ہے کہ پروگرام

نشریاتی پالیسی، ضابطہ اخلاق اور قانونی تقاضوں کے مطابق ہو اور مقررہ مدت ووقت میں تیار ہو کر نشریات کے لیے پیش ہو جائے۔ اس کے علاوہ پروگرام کی تشہیر، ناظرین کے تاثرات کا جائزہ اور آئندہ پروگراموں کی بہتری بھی اسی کے فرائض میں شامل ہے۔ خلاصہ یہ کہ ہدایت کار اگر پروگرام کی فنی عمل درآمد کا ذمہ دار ہے تو پروڈیوسر اس کے تخلیقی تصور، انتظام اور مجموعی معیار کا نگران ہے۔

(ج) بوم آپریٹر کے فرائض

بوم آپریٹر سے مراد وہ تکنیکی کارکن ہے جو شوٹنگ کے دوران بوم نامی لمبی سلاخ یا بازو پر نصب مائیکروفون کو سنبھالتا ہے۔ "بوم" ایک لمبی، قابل توسیع چھڑی ہوتی ہے جس کے سرے پر حساس مائیکروفون لگا ہوتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ مائیکروفون کو بولنے والے فنکار کے قریب رکھا جائے مگر وہ کیمرے کی تصویر میں نظر نہ آئے اور نہ اس کا سایہ شاٹ میں پڑے۔ آواز کی وضوح کا بڑا انحصار مائیک کی قربت پر ہوتا ہے؛ مائیک جتنا منہ کے قریب اور درست زاویے پر ہو گا، آواز اتنی ہی صاف، گہری اور پس منظر کے شور سے پاک ریکارڈ ہو گی۔

بوم آپریٹر کے فرائض ریکارڈنگ سے پہلے شروع ہوتے ہیں: وہ اسکرپٹ اور شاٹس کی ترتیب کا مطالعہ کرتا ہے، تاکہ اسے علم ہو کہ کس منظر میں کون بولے گا اور کیمرے کی حدود کیا ہوں گی؛ وہ ساؤنڈ ریکارڈسٹ سے مشورہ کر کے مائیک اور بوم کی جانچ کرتا ہے اور ریہرسل میں شرکت کر کے اپنی پوزیشن و حرکت کی مشق کرتا ہے۔ ریکارڈنگ کے دوران اس کے فرائض میں یہ شامل ہے کہ وہ بوم کو فریم سے باہر مگر اداکار کے سر کے اوپر، مناسب فاصلے پر تھامے رکھے؛ اداکار کی حرکت کے ساتھ ساتھ خاموشی اور توازن سے حرکت کرے؛ اگر میز پر یا کسی اور جگہ مائیک نصب کرنا ہو تو اس میں معاونت کرے؛ کیبل کو الجھنے اور شور پیدا کرنے سے بچائے؛ اور ہدایت کار و ساؤنڈ ریکارڈسٹ کی ہدایات ہیڈ فون کے ذریعے سنتا رہے۔ اسے خاص طور پر ان باتوں کا خیال رکھنا ہوتا ہے کہ بوم یا اس کا سایہ تصویر میں نہ آئے، روشنی کے سامنے رکاوٹ نہ بنے، اور بوم کو تھامنے یا حرکت دینے کی کوئی آواز مائیک میں ریکارڈ نہ ہو۔ شوٹنگ کے بعد وہ آلات کو بحفاظت رکھنے اور کسی تکنیکی خرابی کی اطلاع دینے کا بھی ذمہ دار ہوتا ہے۔ یہ کام جسمانی مشقت

بھی طلب کرتا ہے کیونکہ طویل شاٹس میں بوم کو بازوؤں پر تھامے رکھنا پڑتا ہے، اور فن بھی، کیونکہ درست لمحے پر درست پوزیشن ہی صاف آواز کی ضمانت ہوتی ہے۔ اسی لیے تجربہ کار بوم آپریٹر کو ساؤنڈ ٹیم کا لازمی اور قابلِ قدر رکن سمجھا جاتا ہے۔

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ ٹیلی ویژن کنٹرول روم اسٹوڈیو کا اعصابی مرکز ہے جہاں سے مانیٹرز، وژن مکسنگ پینل اور ٹاک بیک نظام کے ذریعے پورے پروگرام کو کنٹرول کیا جاتا ہے؛ پروڈیوسر پروگرام کے تصور، اسکرپٹ، بجٹ، ٹیم اور حتمی معیار کا مجموعی ذمہ دار ہوتا ہے؛ اور بوم آپریٹر مائیکروفون کو فریم سے باہر مگر آواز کے قریب رکھ کر شفاف صوتی معیار کو یقینی بناتا ہے۔ ان تینوں کرداروں کی صلاحیت و ہم آہنگی ہی کسی بھی پروگرام کی تکنیکی و تخلیقی کامیابی کی بنیاد بنتی ہے۔

USMAN NOTES www.usmannotes.com